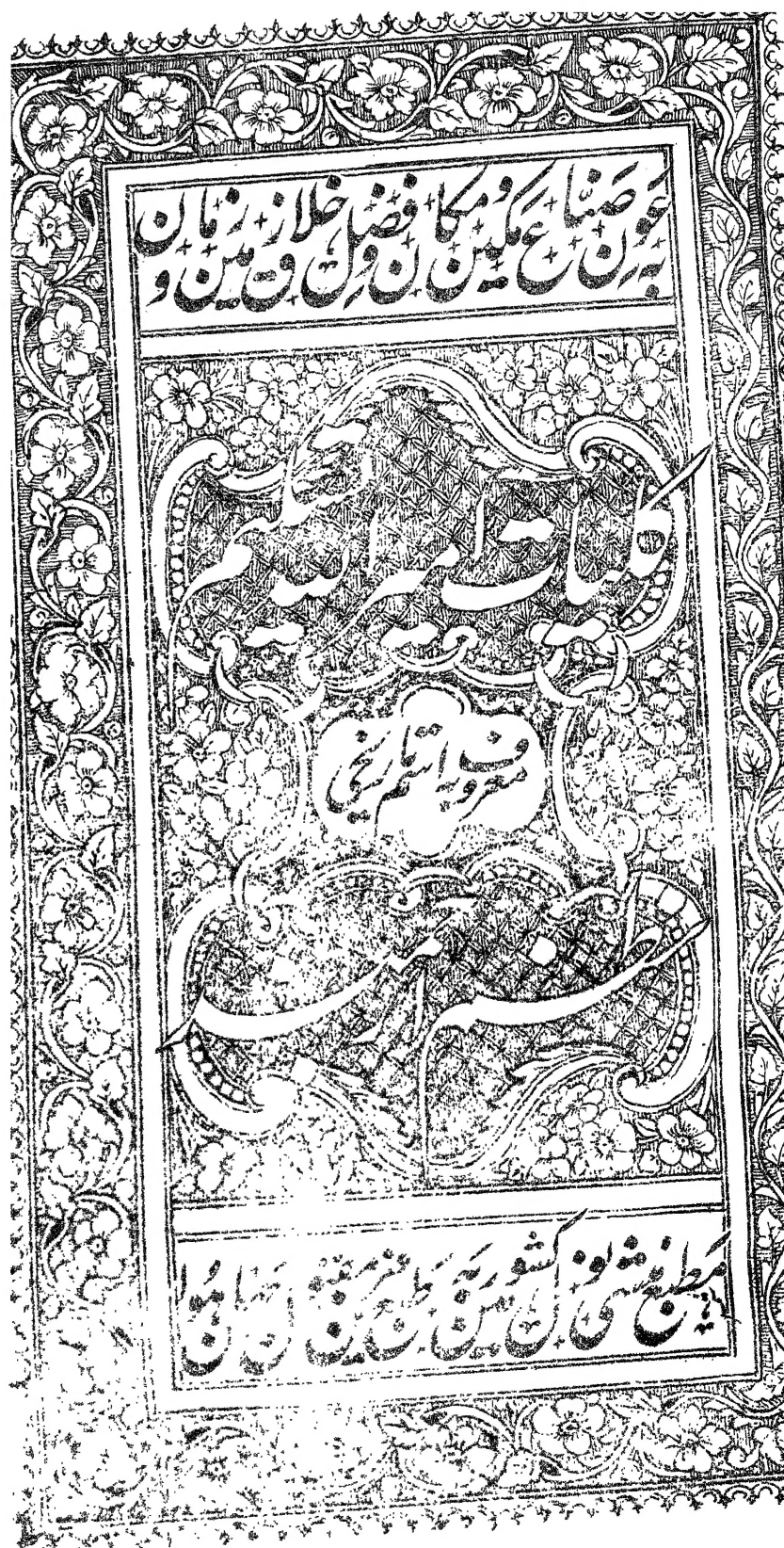
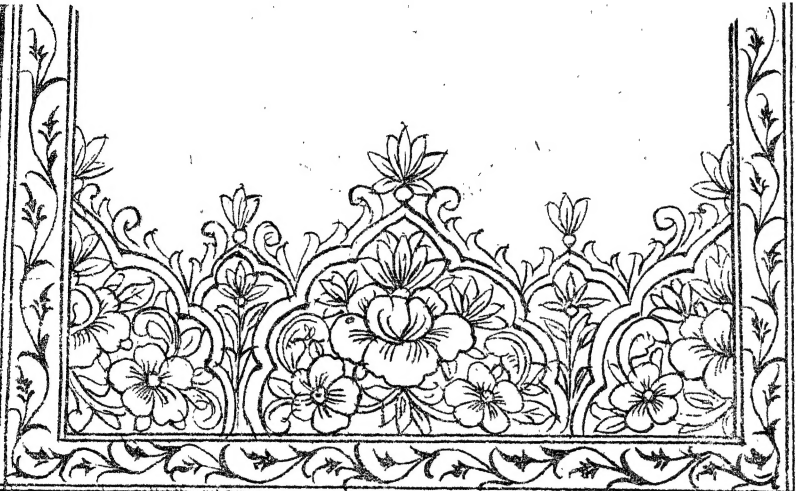


طبع شدنی لکھنؤ طبع شدنی لکھنؤ

طبع مشرقی کتب خانہ طبع مقبول کراچی

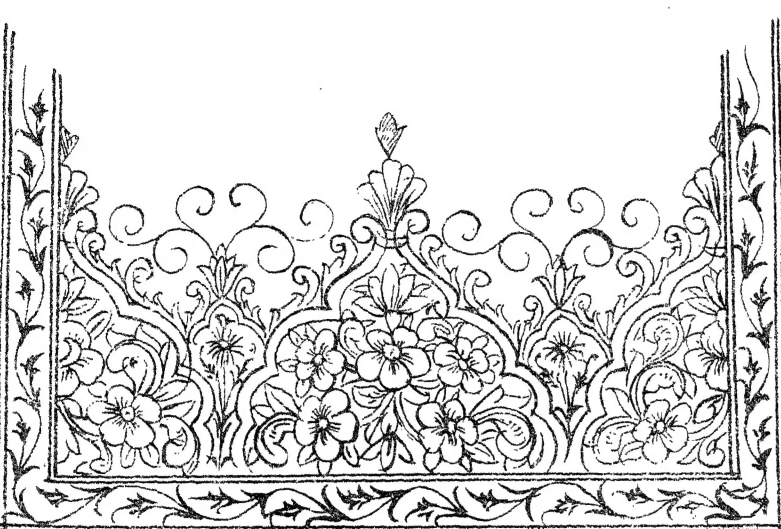




بسم الله الرحمن الرحيم

سر تسلیم خامہ نکتہ پرداز ایسے نکتہ نواز کی جناب میں سجدہ ریز رہی کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ
 زبان بزرگان کو انداز تکلم سکھایا عنون فصاحت و فینشال سے بلاغت طراز کے مضامین
 نوعیت تہذیب کے برکت سے جسے گو آہراؤہ انا فصیح العربیہ کرم کو آویزہ گوئی عالمیان نامہ صلہ علیہ
 الطیبین صحابہ الطاہر المطہرین اما بعد عالم عالم نادانی کامل بحال ہرزہ بیکسیہ سفید و بختیہ
 نیکان و حکایتی معنی نگارین جدید و قدیم امیر المومنین تسلیم ابابخین صاحبان فن کی خدمت میں
 التماس ہے کہ سخاوت و عرض برائی کہ عالم شباب میں کہ شعبہ جنون شہو رہی شخص کو شوریدہ سر اسفند مزاج
 پر ضروری و لو کہ از خود فتنگی نے پاؤں کے کینے جوانی نے انکھوں میں پر و داسے چشم دنیا و گوش سخا
 و کینے سننے کو باقی سے غفلت بخود ہی سے اگر کہی آپ میں سے اتفاقی ہے معجزہ نیکان سے جی بیلنے لگا
 یاران اہل حق بہ دم نکلنے لگا اکثر افسانہ عاشق و نگیز کایتیہ نامی دائیہ کیتا سنا بار ما لطف سحر طرازی
 اعجاز بازی پر و تائید ہنسا آخر شعر و سخن کی طوط طبعیت مائل ہوئی تہو زونی کلام سے فرحت حاصل ہوئی
 رشتہ انکھ کے چہرہ کما کیا آپ ہی ہی ہرزہ خیالی بہیوہ قتالی کو دیکھ کر جب پکا کیا تبشب عدم لیا قتی کے

استادوں کی خدمت سے قاصر رہا اس خیال پریشان کو کسی مجموعہ کمال کے روز زبان سے نکلتا اتفاقاً
 ایک دن مہر پر سخانی تاج ریح روشن بیانی درو یا معنی طرازی بر بخشش ہر کلمہ پر داری جناب
 میرا محمد علی خان نسیم شاگرد خاقانی جان بلاغت آفری عالم فصاحت حضرت
 حکیم محمد موسیٰ خان اسکنہ سلم کے فرزند لیکن ان کی خدمت میں شیخ و استاد ملازمت سے
 ممتاز ہوا حصولِ ملکیتِ مہوس سے سرفراز ہوا بعد از کار و ہوا و دیگر اشیاء فرمایا کہ تو بھی کچھ
 موزوں کیا کر عین کیا بہت بہتر اوسے جن جناب مدوح عنایت نے لکھے اصلاح سے دست بردار ہو
 طبیعت کے گئے تھیں تاکہ مدتِ مدت میں قریب و بے ان کے فراہم ہو گیا بعد از ترتیب لہائی و یکت
 بہلا چکا ایک خیرہ باہم ہو گیا مگر افسوس نہ غدر میں کہ ابن جواد باطلہ کا زور تھا ہر طرف میں نکلا
 شور تھا کلی کوپے میں سو کوئی بن یا تو بنی ہونے کے انسان کم نظر آتا تھا ہر فرد و بشران میں
 کے شر سے گہرا تھا وقتِ غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں
 چمٹ گیا ہوا انا اللہ کے لٹ گیا چمٹ گیا ل کو نہایت قلق نا اندوہ سے جگر میں لاشعرو
 سخن کے نام سے نفرت ہوتی ایسے چہرے سے وحشت ہوتی آخر قبولِ شخصیتِ شہر طبیعت کے
 ہو کا قلق چند روز نہ ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے
 ہنرہ خیالی میں مبتلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 وہی حالت ہماری ہو گئی بہ افضل نسبت دانی جو ہر شناسی میر کی ذرا آشوب صاحبِ بد عیبت
 اعتبارِ فخر و زکار جیسے شہر عطار و رقم جناب نشی فکل کشور صبا کے ان خرف بارہ چند
 کو پہنچا کیا ہو جب تک کہ نام نہ لگی کا فور نام تاریخی اسکا منظر ارجمند قرار دیا
 ہنر و انباریک میں جو کچھ دکان کتبہ جیسے امید ہی کہ اس شایہ کے عین و نقیض ان کو لیکر حسین حسین
 ملازمین اصلاح باصواب کے طریقہ پاک نظر ان معنی شناس کا ہی کٹر نوازی کو کام فرمائیں بہت



قصیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اول در نعتِ محبوبِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسمِ عریانِ پُر تو ہوتا ہی نقشِ بویا	فقرِ یزدیدی ہی لباسِ غنیا
جانِ تا ہوں ہو کر سائی کو میں ظلمِ بہا	خاکِ میں مل کر ہی ہی مجھ کو خیالِ خسرو
آج تک ہی صورتِ زمانِ سفلیں پا رسا	سندِ ندیمِ میری سرستِ کبھی امیب کا
بہر چندی انقلابِ لطفِ بختِ نارسا	کچھ نہ تو کم ہو جو جس محرومیِ خدا را ای فلک
کشتیِ درویش کو دستِ کرم ہی نا خدا	فیضِ ان پائے ہم فوسٹِ مایگان
دل مری پہلو میں ہی اُمیہ قدرتِ نما	گہ میں بیٹھا عالمِ ایجاد کی کرتا ہوں سیر
ایک ہیں معنی میں جن و نونِ ظاہر میں جدا	میرے کی ویکی رابطہ ہی صورتِ مصرعِ بیت
مجھ کو سوی اسل ہے ہر دم کشا خنجرِ ہوا	گو اسیرِ گلِ جون لبِ کنِ نکستِ گل کی طرح

میرا ہر نالہ دلیل مستدل مقصود ہے
 سرسری شے شیخ میری نقشِ سنی کو بخان
 عشقِ کامل چاہی فیضِ جمال پاک سے
 استخوانِ گہ چاہتا ہی دیکھہ بینی کو مری
 جسکا ادنیٰ مرتبہ یہی کہ مثلِ روح و تن
 طلی کی نہ چڑھ کر دون شبِ معراج میں
 ایکفاتِ پاک تہی کو زمین میں لکھو نہ
 معنی بیتِ دو عالم یوں سمجھنا چاہی
 عینِ کثرت میں ہی پابندِ وحدتِ مثلِ شمع
 اک توجہ میں دو عالم کی حقیقت کھل گئے
 زندگی بخش دلِ مردہ تھا ہر حرفِ سخن
 سیدۂ حاسد سی پوچھا چاہی اوجِ کمال
 داہِ غیظت خاکِ پا کو راہِ فخر سی
 اہلِ بندیش تہی گز بندیش تہی ہر دم لوث سی
 بسکہ فانیات حق میں تہی گرا نا کا تبین
 ملی نیازی کی بولت حرفِ دلست بہرین
 کیا کہوں گے کہ دے ملتا کوئی سہم
 دیکھ کر ہر عبادتِ سہمی تسبیح و دعا
 ذرہ ذرہ آیت نہ تھا آفتابِ حشر کا

رہنمای کاروانِ جن صورتِ بانگِ را
 قطرہ ناپیر ہوں بسکینِ ہمن دریا شہنا
 رشتہ فستہ نور ہو جاتا ہے پتہ خاک کا
 ہو رہا ہی مشرقِ خورشیدِ مصطفیٰ
 ہر گھڑی اسخوش میں تماشا ہر قربِ خدا
 جیسے عینک سی گذر جائی نگاہِ تیز را
 فرشتوں کی نورِ ایمان عرشِ بیک کچھ شوا
 تہی خبر ذاتِ قدسِ شکر گزرتا ہے سدا
 نورِ بخششِ نرم تہی اور نرم ہی مطالبہ تھا
 قلب تھا لوحِ طلسم کچھ اسرارِ خدا
 آبِ حیات تھا وہیں لبِ لبابِ آبِ لباب
 سو حکمہ سی چاک ہی جس طرحِ مفسر کی جا
 کہینچتا تھا ہر لک آنگہ زمینِ جانی تو سیا
 مثلِ دامنِ نگاہِ چشمِ اعظمِ بارِ ما
 دم بخود میں صورتِ تصویر کیا تھا کیا ہوا
 ہو گیا نگارِ شہیدِ بدنِ جیسی سدا جہرا
 جسکے سایہ بک پہنچ سکتی تہی جسمِ روح ہوا
 عالمِ علوی سی آتی تہی صدایِ حیرا
 صبحِ حیدرِ شہتِ جنت اوسکی کو چہی کنجِ ما

ایک شات پاک تھی صوف چار اوصاف
 دہری لطیف تکلم و قنیت ارشاد بیان
 تیغ فی جسد کی تھی فیر و شخی اختیار
 کہینچھے تیغ و دوم جسد میان کار زار
 سامنی جو گیا را ہے ہوا سو ہی عدم
 تھری تسلیم کچھہ ترک ادب کا پاس
 چاہی ہر دم حضور دل سی یہ کہتا رہی

تھری عیسوی نفس مسمی سخن یوسف لقا
 حرف ہو کر لب سی آنکھ علم خدا
 سٹک نامہ زندگی خضر ہستی ہی قضا
 روح کا فیر یا ہے کتنی ضیاء بقضا
 بنگلی شمشیر عریان جادہ وشت فنا
 خاک تو لگی گا اوصاف جناب مصطفیٰ
 ای شہ والا حسب صل علی اصل علی

قصیدہ دوم در شرح حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندرجاہ
 قیصران سلطان عالم محمد اجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بیک ہی دیرہ بخواب سی گاہ گواہ
 واسطی اپنی کی دونوں ہر نہایت بی فیض
 بی ثباتی کو مری دیکھ کہ آنسو کی طسج
 اشک سی پیر کین قسمت نکری تو ہن
 اشک آلودہ خون ہی ہی قریب تقدیر
 پارہ دل تو دامن ہی ہیساں یا آنسو
 اشک یزی نہونی حیرت اندوہ سی کم
 تہاوہ غم دوست کہ صنایع ازل کی گئی
 عین غربت میں سوا زخم جگر کے معلوم

دیکھتی دیکھتی مٹ مٹ گئی کیا کیا گواہ
 کیا دیری آبلہ پای جنون کیا گواہ
 خود بخود ٹوٹ گیا تاتہ جو آیا گواہ
 دیکھتا ہوں میں سدا خواب میں یا گواہ
 دیتی ہیں لیل میں کا مچی دھوکا گواہ
 لعل ای ہی مری سخت میں ای گواہ
 ابر تصور یہی برساتا ہی کیا کیا گواہ
 اشک ہوتا میں بکڑ کر جو بستا گواہ
 خوب بیدار کیا جب بحر سی نکلا گواہ

آبر و لاکہ ہو تکیں جنہیں کچھ ہی نہیں وہ سب بخت ہوں یا میں اگر سایہ پڑی دل نہیں صاف تو کیونکر ہو قبول عالم دیتی ہیں اہل صفا اہل صفا کو قوت کس طرح جس میں جا تا ہی ہر ہی تسلیم بہو راند از غزل وقت قصیدہ آیا عذر شویہ سری ہی جو تہی سن تہی	قیمتی ہوں نہیں سکتا کہی ہلکا گوہر بیگانہ قلب صدف میں ہنر سویدا گوہر سچ ہی کیا خاک نظر پر چڑھی ہو نا گوہر ضعف دل کی لپی لگتی ہیں اطلبا گوہر تا کجا آ رہا پریشان میں پرونا گوہر دلٹا بخود شوق میں عدا گوہر مطلع صاف کہ ہر نقطہ ہو جس کا گوہر
--	--

مطلع ثانی

غور ہی دیکھ نہ اہم دم والا گوہر لاکھ بقدری ورن ہی مگر اسپر ہی دل جان بدل جان صفا طینت کا دیکھتا ہوں اسی نور دل لوح محفوظ میں ہی ہی حشر تلک نیت نام ممدوح گرتا مل ہی تو چل منصف رن کی حضو شاہ جم مرتبہ واجد علی فائنستان روز و شب کو ہوا اگر عزم تصدق آویز شہرت دست کرم قابل نظارہ ہے انقلاب کی طبیعت کو اگر آبی پسند یوں ہیں چند ہی جو رہا حوصلہ صبر کرم	آبر و میں در مضمون ہیں سوایا گوہر مجسی گر پوچھی تو ہنر نہیں اسکا گوہر آئندہ ہی جگر چاک صدف کا گوہر مارا پر تابی جان میں تہ دریا گوہر چند دم ہی سبب رونق دنیا گوہر نر ہی شک سخن چاہی کہ اچھا گوہر بحر لطف و کرم وجود کی کیت گوہر لعل خورشید بنی عفت نریا گوہر دیکھنی آتی ہیں دریا سی تماشا گوہر بحر میں غسل ہو اور کان میں پیدا گوہر عالم بحر میں ہو جای کا عفت گوہر
--	---

نیم خط ہی نہون دست سخا کو کاسے
 بحر و نیسان ہی کوئی اوکی سخاوت پوچے
 درختانی کا یہ عالم ہی کہ ہر کوچی میں
 گریہی ہمت و بخشش ہے تو بازاری سے
 بے نیازانہ اگر جانب دریا دیکھے
 بہر تو عارضِ روشن جو دکھائی اعجاز
 و اشتدادِ دل سی گر عقدہ کشائی نہ کری
 رنگِ رخِ رعب سی ایسا ہودم و زخم
 قطری عرقِ چہرہ ہی نادم جو ہوئے
 آبر و بخشی جو برباد ازل کو وہ کہے
 منسختی ہمت والا ہوئی جیسے اوکی
 آبِ یہ قطرہ نیسان میں نمانون کاہن
 معجزہ سے سنج صاف لبِ رنگین سے
 دیدہ کور کو گر خاکِ کفِ پاسی ملے
 اس قدر ہے سرِ مظلوم پہ دستِ حمت
 نقشِ پا ہی سببِ نیتِ عالم ایسا
 دیکھ لی گر نگہ گرم سے ہنگامِ غضب
 دیکھ انصاف کہ صدمہ جو یا گردون
 اور اک مطلعِ روشن پڑ ہوں ایسا مین

ہم تن گردنیں کونین کے دریا گوہر
 نظر آتی ہیں جہان میں تہ و بالا گوہر
 صورتِ ذرہ نظر آتی ہیں صمدِ با گوہر
 بدلی خرمہ کی محتاج نہ لے گا گوہر
 کم ہواک قطرہ شبنم سی زیادہ گوہر
 دمِ نظارہ ہواک دیدہ بیسنا گوہر
 روشِ غنچہ نسرتن ہو شگفتا گوہر
 کہ بنے قطرہ خونِ تنِ اعدا گوہر
 چپ رہے جا کی تہ و امنِ دریا گوہر
 صاف بخای ہر اک ترہ صحرا گوہر
 لعل ہی دی کی عدن میں نہایت گوہر
 ہو گا او سکے رخِ صافی کا پسینا گوہر
 ہوتی ہیں لعل میں سے یہاں پیدا گوہر
 پیر کہی مگر بھی شبِ گور میں اعلیٰ گوہر
 رکمتی میں گروتی می کی تمنا گوہر
 جیسے ہو تلج سرِ شاہ کو زیبا گوہر
 پہلی ایسا کہ ہو سیا کا ٹکڑا گوہر
 سرِ کلمے بحر سے فریاد کو آ یا گوہر
 رگِ جان حرفِ ہون مضمونِ مصفا گوہر

مطلع ثالث

تجھ پہ کیا صد تکی کرون ای شہ والا گوہر	اب نہ کہتا ہی میرے دل دریا گوہر
لاجرم بحر معانے میں لگا کر غوطے	فکرِ غوص نے پیدا کی صد لگا گوہر
سامنے جسکی ہی اک قطرہ خونِ لعلِ سخن	پانی پانی ہی نہ استے دوبارہ گوہر
جلتے ہیں بہ بنے نظر اہل نظر	کہتی ہیں اہل صفار شکِ مصفا گوہر
فیضِ محبت سے تری موجِ نسیان ہی بان	ہر سخن کا مری م بہرتی ہیں دریا گوہر
پاس ہے خاطر نازک کا ورنہ میں حین	کم سی کم جی سہی تا حشر ٹٹا گوہر
دھن پر سرخ و گریبان زمین پڑھتا	جس طرح فکرمند و ڈھاتا نظر آتا گوہر
لب تک آتی ہی مجھ کو دعا ہی بجل	عرشِ علی پہ لٹاتی ہی تمہیں گوہر
ای خدا بحرِ معانی رہی جب تک جاریے	جب تک فکرِ مخور کر ہی پسند گوہر
جب تک قطرہ نسیان کی صد شوق	جب تک بطینِ سحر میں ہی قطرہ گوہر
مشغلہ ہو کھٹ ہمت کا جہان میں ہر دم	شعر کی دھن پاک میں بھرتا گوہر
فرقِ تقدیر سے رہی تاجِ شہی کو عست	تاج ہو جلوہ وہ آصف گوہر

قصیدہ سو شہ

کس طرح نہ دل تڑپی رگِ جان کی برابر	ہر دم ہی دمِ خمِ سہ بران کی برابر
ناکامی قسمت سی ہی مجھ کو تیرے گردون	ہر روز تمہیں شبِ ہجران کی برابر
تدبیرِ شام کو ہوتی ہی دگرگون	کیا کیا ہیں کریم گردِ شوقِ دوران کی برابر
نادم مری تدبیر ہی تقدیر سی ایسے	جس طرح پیشمان ہو شیمان کی برابر
روتاہوں قیامت کو کہ رہتا ہی ہمیشہ	گردابِ ہم کریم گریبان کی برابر

اگر ہم تیرے نہیں دھم سے ترے گردون
 اللہ کی گشت تیرے نصیبی کہ شب روز
 کیا کیا نہیں جو گشتہ تنہا میں جگر میں
 آنسو بھی خفا میں جو خفا نہایت مجھے
 دشوار ہی جنبش صفت نقش کف پا
 کچھ منہ کو چھپائی ہوئی جاتی ہی علم کو
 عالم پیر می داغ ہو گلزار میں جسا کر
 ہر شاخ نصیب سے سہری تیر کی بجای
 ہمتی نہیں دم بزل پوس ہی میری
 دود جگری ہی نظر آتا ہی جہاں تار
 پرواہ نہیں سوز جگر کے نہ عدو کو
 نا قدری ورنہ ہی نہیں بات کی قابل
 لیکن مجھے با اینہما ہر وقت ہی سکین
 کہتا ہوں کوئی غم نہیں جامی ہی اگر شاہ
 و آجدلی آفاق میں کمال صفت ماہ
 آتش مرا وصلہ مجھے رہے بزار
 قوت ہ عاجز ہوا اگر اس کی حمایت
 دانش میں فلسفہ میں فلاطون ہو کہ بقراط
 کس طرح بیان ہو کف ہمت کا فسانہ

چکر ہے مجھی گردش ورنہ کی برابر
 برباد ہوں میں گرد و بیا بان کی برابر
 سینہ ہی مرا گنج شہیدان کی برابر
 روک جاتی ہیں اگر سر مرگان کی برابر
 کہ ضعف سی ہی گوشہ زندان کی برابر
 امید مری عمر گریزان کے برابر
 شہزاد جو کبھی میں گل خندان کے برابر
 ہر غنچہ گل ہو مجھی پیکان کی برابر
 حسرت سے مجھے داغ عزیزان کی برابر
 صبح و سحر وطن شام غریبان کی برابر
 جلتا ہوں چراغ شب حرمان کی برابر
 ہر چند کہ ہوں ناظم شہر ان کی برابر
 ہر مشکل دشوار ہی آسان کی برابر
 جم تر تہ کوکت میں سلیمان کی برابر
 بیشل جہاں مرد خشان کی برابر
 دارا کو جو سمجھوں کہے دربان کی برابر
 روباہ ہی ہوشیر نیستان کی برابر
 دونوں میں ہاں طفل نیستان کی برابر
 عالم میں کچھ ریزہ ہی نسیان کی برابر

افلاک کا لکھا ہوا ہے دنیا میں کوئی نام
 احسان کرے میں کو تو فیض سی او کی
 حال نہ پوچھو میری رسم ہی کہ جیسی
 دلشاد رعایا ہی یہاں تک کہ شبِ روز
 کیا خوفِ سیاست ہی کہ بجلی بجی پ کر
 عالم میں ہوا کہی یا سانسین آیا
 قوت میں شجاعت میں فنِ تہذیب میں
 کہیں صفِ عدل میں جو ہنگام و غایت
 حاسد کو اگر چاہی گرفتارِ جہت
 کیا ترسِ مشوکت ہی کہ باہر میں عظمت
 کیا خاک لکھو تو قصرِ معلیٰ کی میں تعریف
 جبرائیل سی جواڑی روزِ ابد تک
 ہر نقشِ نگاہ گلِ تر تازہ و رنگین
 کیونکر نہ بھی شہر ہو تقدیر پر اپنے
 گروہ تھی شبِ روز دل جانِ جگر سی
 سیاہی وہ رتبہ ہی کہ پڑھتا ہوں قصیدہ
 کیا حسنِ سدا وہی دیکھی تو عجب سے
 جب دیکھی پیشانی و خسار میں روشن
 انسان پری کیوں نہ کہیں حلقہ بگوشے

مفلس ہے غنی قیصر و خاقان کی برابر
 ہر مور کو دعویٰ ہی سلیمان کی برابر
 بیکس ہو کوئی رحمتِ یزدان کی برابر
 رہتی ہیں عاکین لبِ خندان کی برابر
 چمکی نہ کہی سر میں ہرقان کی برابر
 دیکھی ہیں ورقِ فز دوران کی برابر
 رسم سی فزونِ سام و زریان کی برابر
 دریا ہو روانِ خون کا طوفان کی برابر
 تن پر سر ہو سہرِ پیکان کی برابر
 غفور نہ بیٹھے کہی دربان کی برابر
 رفعت میں ہرگز ذرہ ہی کیوان کی برابر
 پونجی نہ کہے قریبِ ایوان کی برابر
 ہر صحنِ مکان گلشنِ رضوان کی برابر
 ثابت ہی کہ میں آج ہوں حستان کی برابر
 و صفائِ شہِ قبلہ و ایمان کی برابر
 سلطانِ اولیٰ الامرِ ہما زبان کی برابر
 کلمہ پر ہے گہرِ سہرِ مسلمان کی برابر
 و نزاتِ مہ و محسّر درخشان کی برابر
 فرمان ہی تو قیج سلیمان کی برابر

خطبی میں پڑھا جائی اگر نام نہ اوسکا
تسلیم کمان تک ہوں مع سراسرے
ہنگام دعا ماتہ سی دینا نہیں اچھا
جب تک منہ خورشید الہی نہیں ستیا
جب تک جگر شمع فروزان ہی الہی
اجا شہنشاہ کی خاطر ہو جہان میں
حاسد کو دکھائی فلک دشمن آرام
دن بہر ہی پروانی کی مانند پریشان

اسلام ہی کہوش کشیشان کی برابر
مانا کہ روان طبع ہی عثمان کی برابر
کہہ جا کی حضرت ریزان کی برابر
بی نقوش قدم عالم امکان کی برابر
داغ دل پر روانہ سوزان کے برابر
ہر شام رخ صبح و خشان کی برابر
ہر صبح شام غم تیران کی برابر
راتون کو جلی شمع شبستان کی برابر

قصیدہ چارمضیا

کوئی میکش مجھی پہلو میں بٹھاتا کیونکر
صفت جام تھی بزم کہ عالم میں
نام ساقی ہوں کہ ہوں پیروان کی تہت
دوڑی ساغر لب ریز جو کیا میں نے
اٹل سحر ہول کیا ساقی دوران مجھ کو
بیکسی نیکہ کی سوتی ہی مری صورت کو
جل کی دیتی ہی طبعی مری حسرت کو
کیا کروں کشاکش درو جگر کا اظہار
چھپکی ہنستا ہوں جو نواتی ہی میری تقدیر
فکر پیہم سی دل جان ہین گرفتار بلا

نہ بنا شیشہ باد نہ بنائیں ساغر
بی سبب ہی مری قسمت میں لکھی ہو
ابن خسانہ مجھی کہتی ہیں باہر باہر
پی لیا دیدہ پر آب میں آنسو بھر
جیسی تیرا وفا کوئی یا رب
آرزو کہتی ہی کیا مری ہوا سن جینی پر
کیا کہوں تجھ کو پرین بخت پہ تیری پتھر
اپنی ہستی کو میں دہر مجھی سستی و ہر
لہجہ شوشن پہ ہوتی ہی نہیں بان نہ ہر
شام فٹ کی گذرتی ہی مصیبت کے سحر

شکوہ شکوہ کسی سی نہ کسی سی تکرار
 تنگ آتا ہوں تو آتا ہی مری دل کھیاں
 داد خواہ ستم دہر ہوں اب کس سے کمون
 دیتی ہی ہنکی تسلی یہ صدای غیب سے
 عرض کر جلد یہ افسانہ حسرت اپنا
 شاہ واجد علی احیاءِ جہان کجا باعث
 جسکی کوچی میں اک ذرہ تیر چرخ برین
 مل گیا خاک میں یوں نام ستم عالم میں
 پر تو عارض پر نوری روشن ہی جہان
 عقل متوجہ کت و اقبال میں نہ گیر گردون
 غیری روح ہی بہن تابعِ قرآن و کی
 پرورش قطرہ عیسان کی گروہ نگری
 گرسنی شہرت بخشش تو پی عرض سوال
 زرفشانی کی اگر وصف لکھوں گا غدا پر
 دیر او کی صفیٰ پس نہ برگ و فوا
 اس توقع پہ کہ خالی نہ پڑن ہاتھوین
 غرق گوہرین کری حوصلہ سائل کو
 یہ تکلیف ابد موج تبسم ہر دم
 خشک ایسا لکھ کاز قمارہ کری

محسسی چارہ نہ اہم کو نہ بھی غم سی مضر
 ای خداوند زمین مالکِ سپرِ خضر
 جوش غم و آغ ستم کا ہنس دل و جگر
 ہاں نہو خستہ و دلکش و پریشان مضطر
 آستانِ سلطانِ جہان پر جا کر
 صاحبِ طبل و علم مالکِ تختِ افسر
 روز و شب جلوہ نشان ہی صفتِ مسافر
 جس طرح طالع برباد کامیری اختر
 مثلِ خورشیدِ جہان تاب ہی جلوہ گر گر
 نہ اسطو ہی مقابلِ شکست در ہمسر
 آگ بجک کندی لا کہہ بریں کا پتھر
 موتیا بن بے چشمہ صدقہ میں گوہر
 گوری حاتم طائی گل آسے یا ہر
 تاز قیاس کی بجائیں خطوطِ ماطر
 روز بہر تابی فلک اوڑھ کی تلی چادر
 کاسہ ہر کبھی ہی کبھی ہی جامِ قمر
 جس طرح آب میں ہی غرق سہرا پاکوہر
 وہن زخمِ عدوین ہی زبانِ خنجر
 کہ سر تیر نظر تک ہی نہو خون میں تر

آنکہ رستم کی جہاں چاہی اگر خواب میں ہے
 اس کی محفل میں دم کیف زمان ترینت
 حکم خدام کو دی خود جلالت کا اگر
 اس قدر اہل غرض کی ہی نگاہوں کا ہجوم
 رفعت قصہ معلیٰ کی نہ پوچھو تعریف
 یہ کوئی گمراہی کہ ہی عرش زمین پیدا
 جھوٹے ہی سن لی اگر اس کی فضا کا عالم
 لب دندان کا اگر عکس کمانی اعجاز
 اس قدر لطف سی ہشتا ہی ہر اک کو آرام
 وہ اگر طویل شمعش کو چاہی تا حشر
 آج تک سہ سہاویں کی نہوا حرف ہی کم
 کثرت خیل و حشم کا جو سنی فسانہ
 باتون باتون میں منور شدہ تیسری تقریر
 میں جو ہما ہوں لب و لہجہ تیرا کو کو کی
 نگاہ لطف اگر سردی لفت و کسلائی
 وہ نہ تیار ہی گرا پنی طرح تر تریب
 مجھسی کہتی ہی می فکر و نظم و سخن
 پڑھ کوئی مطلع با آب کہ سن سکی جسے

دیکھ لی روز و غاقر و غصبت کی تیور
 جام بردار ہی حجم آئینہ دار اسکت در
 مجھہ چرخ بینی اکر سوزان اختر
 پردہ چشم کا ذرات ہی پردہ در پردہ
 دیکھ بارہ درمی چرخ برین ہی ششدر
 یا کہ ہر درجہ ہی بیت اشرف ہفت اختر
 ہشت بہشت ہوشیہ و زرق و برق آکر
 لعل گوہر ہو بنی لعل بدخشان گوہر
 کہ نہیں دل سیاب ہی ہو مضطر
 پنہ مہر سی ٹکری نہو دامان حسن
 شعرا کی لکھی ہر چند ہزار وں دست
 چوم لی آ کی قدم و سبک سی محشر
 ہوتی ہیں زندہ ہزار وں لہر اگر
 کیا کہوں خوف ہی جباب کہیں کافر
 مثل باقوت کمری دور جزارت خسر
 دفتر کفر کی کون خطب آئے بہتر
 اور صورت پہ دکھا طبع رسا کی جوہر
 غرق حاسد عرق شرم میں ہوتا بکھر

<p>کھاتی ہی گزشتہ شاہ کی سو کن ظفر کہ بنی نقش سیم کا وزید کا منصف تیغ ہی یا لکالک کے موج شمشیر ہاچہ ماہ بنی کو کب مہر انور ترنہ قطرہ عسقر کا صیاب گہر ہوش قنار میں شوخی میں گزرتی نظر ہو یہ جولان کہ نکل جا ہی گمان سی باہر در سوا در سی ہی نیم سی زیادہ شکر شکر کی سی کی سی گہی میں جا کر قیصر اس قدر پس ہے کہ غفور ہی ادنی چاکر مدح سلطان ہی بہت مدح بیان ہی کمتر ہمہ دانی سی یہاں پہچانے بہتر جلوہ افروز جہاں ہیں فلک و شمس و قمر گزشتہ تخت ستیزش دل تلخ جگر</p>	<p>کوئی وعدہ ہو جہاں میں پی سخت فسر گزشتہ پی فرق عدو پر تو وہ صد نہ کھلائی جان بدخواہ کو اکدم میں کھاتی ہی عدم گزشتہ سیر ہو منظور سوار کا سرج کیا کہوں میں گزشتہ گرم مزاجی سمند صرصر تیز قدم پا کے کیونکر او کو تازیانی کا اگر نام ہی سن لی وہ کہے سرکش کی کیا کری او سس کوئی پایاں غور آستان تک رسائی ہو کہی خواب میں ہی کیا بیان محمدم و خیل محشم کا او کے متحضر سخن طول و عابہ تسلیم کیا ترا جھوٹ کہ کیا تیری حقیقت نادان صدق دل سی یہ دعا کہ الہی جناب شاہ کی حاسد و بدخواہ عدو کو نصیب</p>
--	--

قصیدہ بہیم ایضاً

<p>پہر چرخ ہوش حاسد ہو گیا کیا رگل گلشن جنت میں ہی ایسی نہیں نہار گل وہ گل ہر رنگ بو ہی میں نہ نکست ہر گل نخل میں صبا رگلین میں بخار گل</p>	<p>طبع رنگین فی کھاتی پہر نہی و چار گل ویکٹر چپ ہی لکڑی ہی تل میں واقع ہفتی سی غیر مرتبہ مرا ہو کیا مجال بیل موزون فغان ہوش شری ہر آہن</p>
--	---

عطر بزی گرمی انفاس قدسی کی سنی
 راز دار شور و خاموشی ہوں کچھ کہن اگر
 دیکھ کر نگینی ارض فکر کی بی قصد ہے
 ہوں نہ کامل جذب الفت میں آج چاہوں کہ
 صلح کل ہب مرا سب سے مل چاہتا ہوں
 لیکس اس گلشن میں تھو قدر دان ہوں خراب
 وہ گریبان چاک ہوں جاؤں اگر سوی چین
 ہوں ہواوی جو اپنی چاک سیدہ مثال
 ہوں مصیبت آشنا کیا دیکھوں سیر بوستان
 داغ سو داغ حسرت داغ دل داغ جگر
 ہوش میں تیرا چمکنا چہ شکوہ دہر کا
 آرزو ہی اور کوئی مطلع رنگین سنا

زرد ہو غیرت سی مثل نگس بہار گل
 گل ہنسی بیل خفا بیل سی ہونہار گل
 دامن ہر لب سی کرتی ہنم گفزار گل
 چہوڑ کر بیل کو ہو میری کلی کا ہار گل
 لائیں گی میری لحد پر کافر و دینار گل
 جس طرح ہو موہم می میں لیل و خوار گل
 دیکھ کر محکوبی اک دیدہ خوبسار گل
 کوڑیوں کی مول کہتی ہیں ہر بازار گل
 میری نظروں میں کہلکتی ہیں شکل خار گل
 پہلی ہم چار باغ عنصی سی چار گل
 سنے ہنر بل پریشان ہی جگر افکار گل
 بی تکلف جس سے ہو ہر نقطہ اشعار گل

مطلع ثانی

غفلت افرا بسکہ ہی بہر دل بخوار گل
 ہوج بہ ہی اہمست بار چوش فصل بہار
 جس طرف دیکھو نظر آتی ہی بلبل جبین
 لہر سے ہیں باز دل ہمیشہ ہم شوق میں
 غش میں ہے سبز دل صیاد و بچہ بچہ
 کوئی پوچھ ل سی میں شوق کے اعجاز بہار

بہول کی بدلی لی آیا ساقی ہر شاعر گل
 کیا عجب بجای اگر خار سہر و ہار گل
 کر رہی ہی چھپے کرینے تار گل
 مونس پر وانیہ بلبل شمع کا غنچہ گل
 ہنس سے ہیں دیکھ کر مثل لب شیار گل
 ہو گئی نقش و نگار خاہ بہت گل

آری ہی ہین نکستین ہرمت سو سونا زہی
 شور میں لکڑیاں لبل کو چپ ہین نا زہی
 نور بخش دید کہ معذوری دید چمن
 شکست کیا کرون محکومد کما یا وہ چمن
 مدحت اجد علی شہ جسکے قد جاہ پر
 اس چمن آسین نقشہ ہی سراپا باغ کا
 گر نگاہ کم نہی کی اوسکی قصر جاہ کو
 ہو جو پیدا شوق طرہ ہوشن لبل کی طرح
 روی کشن کار پر طرہ تو جو وقت سیر باغ
 جوش غفلت میں ہے کیا کیا یح نگین کا خیال
 سر کی بل آتی چمن آپ کی پاؤں کو
 گز زبان قہر ہو دلیس ہو اس سیر باغ
 تم یہ صدقہ کرنی کو پست بلند دہری
 شہرت افزا جیسی ہی نگین مزاجی آپ کے
 صدقہ ہمت کے پنجوڑی بی نیاز می ہین
 بن کی گلستہ جگہ پائی جی جیسی نہم میں
 طول حیات کجا تسلیم روک اپنی زبان
 وقت رحمت چمن سیرا لگن کی سامنی
 اخی اجد بیک کمائی سوری فل گریبان

ہو رہی ہین یاد کار طبلہ عطار گل
 بن گئی لطف مزاج شاید عیت گل
 کیا تعجب گزنی چشم اولی الالبصار گل
 ہر گز ٹری ہی وقت جمن جمنیں تکرار گل
 جرج ہی آبی غنائی اکمشان ہی گل
 زلف سنبھل چشم ز گس تر و قدر خسار گل
 مردک بنجای بہر دیدہ غمبار گل
 اوڑکی پونچھی باغ سی تاکوشتہ دستار گل
 بنگئی مانن رخا و طبع انوار گل
 خواب میں کھلا رہی ہر طالع بیدار گل
 رکستی کرمانند نکست طاقت رفتار گل
 خون دشمن سی کھلائی شاخ مغل گل
 آسمان کستا اہلی نجم دامن کسار گل
 ہو گئی سیری طرح عالم میں ہمقدار گل
 میں تو کیا فہر فصل ملو گئی ہر مند گل
 رکستی ہین باغ جنان ہی مثل فرخ عار گل
 ہو مبادا انا کی سی قدردان کو بار گل
 بیج باغ مدعا کی جلد نرد و چار گل
 شعاع ہی جیتک حضور مرغ آتشخوار گل

اخی جیٹک یاغون ہرین مشہور ہے
رزم گاہہ دو جهان میں ناوک ہر جگہ کا

بہر زخم داغ بلبیل ہر دم زنگار گل
خون اعدا سی ہی ہر دم لب سو فار گل

قصیدہ ششم ایضاً

نغمہ سنجی کی قابل فی سزاوار فغان
لاکھ چہرے شریخ طرمنہ سی کہ کتنا نہیں
ہر طرح پوشیدہ حاصل ہی مجھ کو غیب سی
ہوں نہ بان بیزبانی روزان آگاہ ہے
غیر لائی گا کمان سی لطف مضمون بلند
چاہتا ہی نخل بیجاسی کہ می لہرین جاہ
بسکہ ہوں فیض سیرم دہلوی سی کامیاب
آفتاب صبح عشرت ہوں ولیکون انجمن
بوی گل ہوں گل کوہی صحبت می ہی آوار
میں خواہ اسیری اپنی آزادی سی ہوں
جز پریشانی شریک ماتم ہستی نہیں
خاک کی ہلی غبار دل غشی ضریر شریک
کہ کیا خانہ خرابی سے دل برباد میں
عین ہستی میں خیال سر بلندی ہی ہی
شوکت تخت سلیمان ننگ بہت ہی مجھے
حرف دہ ہوں کہ مسک پہنہ ہرگز سکون

بلبل تصویر ہوں کتنا نہیں گویا زبان
بند کرتا ہوں ننگ غنچہ پیکان دمان
سینی میں باندھ لیں دل میں ہوں مثل گل
میری خاموشی ہی سیری اٹھلی طرح بیان
قابل پرواز کب ہی شہر زراغ کمان
بد گمان مجھ کو ہی سمجھا ہی مزاج قدردان
گناہ ہی آگنی سی حجاب ایل کی بان
ہوئی ہی شام صیبت سانی سی عیان
ہوں بکروہی سی ہی طبع نازک پر گران
تنگ ہی حشت پیروہی صحت و فکھ
ہوں گرد و جہر ان آہ بزم ہیکسان
جی بہر آئی گر میں کیوں سو کہشت عفران
آج کل ہی اپنا سیدہ غیرت ہندستان
ہوں تنہا آشنا مثل غبار کاوان
گرچہ ہوں منت کشن باوس موزنا توان
کلاقت گرت لکھنی سونہر روی امتحان

گرد آملی ہو پیدا بعد یک جانہو
 رفتہ رفتہ اب بدولت بنی کی ہرین
 اتنی ہی برجانہیں ہونچ آئی خیال
 ناکرین پیدا نہ شکل قمر صرناں پر کاروار
 سخت شکل ہو گیا دم بہری جیناد ہرین
 عرض میں کس سی کون یا جبرائی کیسی
 دیکھنا کیا کیا فریب زوسی ہونچ اب
 مجھ کو وہی سر گیسوی سخت ارجمند
 ہوشیار ای خامہ بیوہ پیسا ہوشیار
 کل کسلا یا چاہتی ہی اور فصل ہر
 پروکھا تا ہی ترقی جو شہستانہ سر
 پہرنگا ہین ہونڈ ہیتی ہین مجمع احباب کو
 بی تعلق ہون تعلق کی تناسی مجھے
 صورت آدم جو دیکھون چاک پہلو اس لٹری
 مطلع مضمون کا یاد آیا ہے مجھے

میں اسیر قافہ تھا وہ ہی گرد کارون
 بن گیا ہوں اعتبار وعدہ وصل بتان
 کون ہوں آوارہ کیوں پتہ ہوں پتہ ہوں کہلن
 مجھ کو چارہ ہی نہیں مینا ہی نخل آسمان
 خضریٰ کیونکر بسری آہ عمر جاودان
 دوست دشمن خونی کج گاہ سنگر مہربان
 ہانچ انصاف کرنا عکسارت درون
 اور وہ زنجیر پیچہ غفلت خاک گمان
 نا کجا وقت زبان آئین رسم شاعران
 رنگ لا یا چاہتی ہی اور آہنگ فغان
 کرتی ہی بہر ناز معشوقانہ طبع نوجوان
 پتہ ہی ہی پتہ ہی انکھن میں خم و ستان
 لپٹی جاتی ہی ہر اک تصویر دیوار مکان
 مثل خواہ سیکھوں پہلی ہون خیل خوشان
 جس سے پہلی ہی ترجیح التماز قدسیان

مطلع ثانی

راج دھما تا ہرین بہت فطرت بیان
 واکیر جو بن ہر سار ہزہ نوخیز کا
 چوستا ہی ہر دمان غنچہ گل باغ مین

ہوسہ روی زمین لیتا ہی کیا کیا آسمان
 گر گیا نظرون ہی حسن بنو روی تان
 نرم ہو کر بن گیا خرا بلبل کی زبان

جوئی مستی میں جوانانِ چین کے سامنی
 دیکھ کر مستوں کو دھت کنا رجام سے
 عرضِ رضوان کا بھی نخوت نہی مینجی تا جوا
 خستہ آوارہ و رسوا ذلیل و بی وطن
 منبرِ شاخ پر چڑھتی ہی مٹی عین لیب
 جسکے اونی ریزش سر کی بدلت ہر مین
 پر گئی مٹی اک نگاہ مہر جو روز ازل
 عادل و سکیں نواز و جرم بخش و ظلم گاہ
 انگست افشانی و امانِ شمیم خلن سے
 کر سنی تقریر روح افزا تو فرطِ شوق سے
 ہر گدا ہی و ہر مین فیضِ جبین سانی شاہ
 پشتِ دشمن بپا کر پڑ جائی سایہ تیغ کا
 جس گڑھی کچی نگاہِ قہری سوی عدو
 تیغ او سکی گرمیاں عرصہ رستم چلی
 دیکھ کر مروج مراتب سینہ گردون بچاک
 ہوں حیران او سکی پہنچش عنان بکھیا کہوں
 یا تو ریت ساری یا مزاج گرم یار
 اگر خلافتِ ای عالی بند و بست ہر ہو
 رفعتِ قصرِ معلی کی گھوٹ تعریف کیا

چلتی ہی بادِ صبا کرتی ہوئی گھسیلیاں
 ٹپکی پڑتی ہی بیک تھک چہ پیم گشتان
 بنگیا معشوق بی پروا مزاج غبان
 پرتی ہی سیری طرح بادِ خزان بچا زمان
 خطبہایِ مدحتِ احمد علی شاہ جہان
 مختصر ہی طولِ امانِ نبین و آسمان
 آج تک ہی کاسہ خورشیدِ انور ز فشان
 صاحبِ جو و سخا و دستگیرِ بیکسان
 ہور باہی حلقہ آغوشِ عالمِ عطردان
 بلبلِ تصویرِ بہر گفتگو کو لے زبان
 بنگیا ہی دماغِ سجدہ کو کپِ سخت جو ان
 بطنِ بادِ سی عدو زادہ ہو پیدائستہ جان
 عافیت پیدا کر ہی تاثیرِ مرگ ناگمان
 آئی کو سون بہر تقبالِ شورِ لالمان
 وای نادانی کہ سہم چھی مین و سکو مکشان
 نبضِ سہل یا نظرِ باجلوہ برقِ طیان
 یا پیری یا رنگِ جستہ یا تصورِ یا گمان
 دو درویشان کی طرح ہر ہمت کر یہ جان
 تارکِ عیشِ برین ہی رپر چتر سائبان

خاک ہو بسہ سیرستانِ پاک کا
 کیسختے ہیں آنکھ میں جن بشرِ غلمانِ مہر
 عالمِ علوی سی او سکی دافریبی پوچھی
 اس قدر طبعی نبی غیرت فی وقتِ ہمسر
 او سکی کوچی لگا آئینِ رشکِ انفاسِ سحر
 کیا مصفا ہیں و دیوار جسکے سامنے
 چرخِ پر حکمِ قضاسی بہر ترمین و صفا
 قصرِ والا میں مرغِ افراہی فنِ لکیز
 رہ و دینِ نبی ہی اس طرح بی کیفیتِ کم
 شوکتِ اسلام دکھلائی اگر وہ شاہِ دین
 ذاتِ او سکی دشمنِ تجا نہ مانندِ خلیل
 آفتِ امید کا فرطِ جانِ حق پرست
 حکمرانِ ملکِ جانِ سر و قدرِ دیوانِ دل
 آسمانِ تختِ دولتِ آفتابِ عجب جا
 بہترین نقشِ حکومتِ داور دارِ حشم
 باعثِ تسکینِ دلِ رامِ جانِ مبتلا
 تا کجا تسلیمِ خوشِ رخِ خوانی بانِ خموش
 ماتا و مہا بہر و عاجلدی کہ بامِ عرش پر
 ای خدا جب تک میں نظم ہی خاطر فریب

پستی گا و زمین ہی المیج فرقِ فقدان
 ہو گیا ہی سہرہ بینشِ غبارِ آستان
 گر و پرتی ہیں تصدق کی لہری آسمان
 چپ ہا آخر نگاہِ خلق سی باغِ جنان
 او سکی چو کہت سجدہ آموزِ جبینِ انہن جان
 دیکھ لیتا ہی بشرِ سب کی اسرارِ نہاں
 صورتِ جاروبِ بنجانی ہی شکستِ شان
 شمعِ روشنِ جھڑجھڑ محفلِ میںِ قالبِ میںِ جان
 جیسے خطِ استوا پر آفتابِ آسمان
 پانی پانی ہو کی بجائی لنگشتان
 مسجدِ دین کی واسطی داؤ و ثانی ہیکل
 برقی کشتِ شرک ابرو بہارِ مہمان
 شوکتِ دینِ محمد قوتِ اسلامیان
 مشرقِ صبحِ سعادتِ مطلعِ نام و نشان
 داوگرِ نوشیروان شمشیرِ زنِ خلیز خان
 لمحہ نورِ خدارِ موحِ قنِ رو حانیان
 ہو رہی گا پر کوی طبعِ رسا کا آخان
 کب سی ہیں آلودہ آئینِ لب و حانیان
 خود تائی ای خدا جب تک ہی ہم شاعران

ای خدا بیکت نشان حال می بل سخن	ای دل صنی ای خدا بیکت سولای جهان
شش صفت در عجب موعود کوهل می	شکوهت اقبال و جاه دولت نام نشان

قصیده هم مدح عالی مناقب و الامتصاص محبت بابا خان امیر اقباله سرت

مژده مرکب عدوی انقلاب روزگار	آرزو بنگر نکلتا می مری دل می غبار
راتن اسیرت بلند هر می پیش نظر	شوخیان و کملا را می الهی لعل نهار
جوشن خاطر هوای استمان لعل دست	عرض مطلب لاجوابا می وقت خفا
طرف سامان طرب آتی آتی تازبان	نغمه بخاتی می فریاد دل بی اختیار
سینه صنفی می سخن نغم عشرت آجکل	رقص شادی کر را می خامه ضمنون نگار
کاروان اشک حسرت می کیا ترک سفر	سینه عشاق کی مانند خالی می کنار
فرق لایا بجهت شاد و غم عشاق بین	جای ناله فتنه هوتا می سینه سی شکار
پاک می آغاز مطلب تمست انجام می	هر تمنایین می طول جست پروردگار
روح می مجروح جاتی می عاوی تا فلک	آج کل موج هوا کرتی می کار و زو افتقار
چون مستی بین سحاط توبه و عظم کمان	ساقیا بر خیره دست کشتابی می بیدار
چهره تی می خاطر مشتاق کو موج نسیم	گدگداتی می طبیعت کو هوای لاله زار
مطلع رنگین چین پیرایه فکر می	دامن اندیشه می هم رنگ دامان بهار

مطلع ثان

زندگی کیامدی می بین منت کشتن و بیا	هورای سبز نخل شعله شمع مزار
بسکه می جوشن طوبت می آتی تازین	سبز و لائی اگر بوی کوفی تخمه شاد

کیا تعجب اگریش سفید خبر ہی
 آپ سی باہری کیا کیا ہر گل تر باغ میں
 شوخ چہنمی کس سیباک کی مین کیا کہون
 ہر حباب بجو مشتاق حسن دست ہی
 دو کھڑی ہی ایک عالم نظر آتا نہیں
 عقدہ زلف منم کی نکستین بہن باغین
 رفتین کھلار ہی ہر خاکساران زمین
 واہ کیا فیض بہار ہی کہ بربادی میں ہی
 گوش بیل کو سنا تا ہی لب گل ہر طرف
 جسکی احسان مسخاؤ جو عالمگیر سے
 حسن و بیا یک شب بہر تہنیاق دید میں
 دیکھ لیکن خواب میں جلوہ جمال پاک کا
 جلوہ خورشید تاب ماہ سی روشن ہوا
 دیکھ کر صرف سخاوت کیتی ہی حاتم کی روح
 ہوا اگر سو مرتبہ صبح ازل شام اب
 صفحہ کوئین پر لکھ میں کس آکا کہتین
 آب گوہر فی دم شش و کمالا کمال
 ہر بحر بالائی قصہ آسمان میری طرح
 گرسنی افسانہ ہرأت تو فرط خوف سی

سبز ہو جائی بنک سبزہ خضر یار
 کرتی ہی ل میں جگہ گلبانگ یاد ہزار
 جہانگشی ہی پردہ برگ شجر سے بار بار
 صوت غوش بجاتی ہی معج جو بار بار
 ہو گیا خصت مزاج باغبان کا عتبار
 بن گیا ہی دلغ لالہ نافہ مشتاق
 سر نہ چشم خاک ہی صحن گلشن کا غبار
 آج کل سورت پہ ہی سبکو گمان سرفرا
 مدحت نواب بابا خان و الاقتدار
 ہر کدو بیخوای مثل قارون بالدار
 پیر گردون ہی کو اکب سی سرچشم زار
 حضرت یعقوب کو ہوا یوسف ناگوار
 داغ رکھتا ہی جگر پر شاہ لیل و نہار
 ہمت والا کی صدق وجود و حسان کی فشار
 اور ہو پیدا ترقی صفیرین ہر دم ہزار
 ہونہ تو ہی اک عطای نیم خطہ کا شمار
 کشتی وروش طوفانی ہوئی انجام کار
 اک نگاہ مہر کا خورشید ہی امیدوار
 بنض بسمل کی طرح تڑپنی رگ سفند یار

ضربت تیغ دو پیکری و دویا فرق ہو
 خنده زخم دل و ثمن سی و پانی عیان
 هفت خان ہی قصہ بازیچہ گاہ کودکان
 کیا لکھون تعریف میں چاہیہ رفقاری
 و سبک خیزی ہی چشم و پر کد چنی پان
 نعل و شمشیر و یکبارہ جوی یقین آیا مجھے
 گدگدائی گر خیال تیر رفقاری اوسی
 یہ جان تنگ و سخت قابل جولان کمان
 وصف و بخشی خدا فی اکیفات پاک میں
 کہ خلافت ای عالی غیر مصروف عیش
 چرخ کی گردش فی آخر کچھ نہ کچھ بیدار
 ملک و روشنی خدائی کردی نہ میر ملکین
 لکھوی تسلیم یہ مصرع فی تاریخ سال
 کہ چکی کمانتا جو کچھ ہما و جوش فکین
 یون صریر ملک سی پیدا ہی رسم آگہی
 انجی اعمال میں ہی جو وقت یک پست و یکند
 زلال دنیا ای خدا جب تک تلون و ست
 آرزوی پہلو مدوح میں ہر دم میں

صورت ہی سکر مدوح و تن ہون ہم ہمنار
 کہتی ہی سامان شادی مرگ تیغ آبدار
 رستم جنگاں ماہی ایک طفل نیسوار
 توسن ازیشہ ہی واما نہ نہ غبار
 خواب حست میں سوئی فرق آئی زینہار
 ہین ہلال و بدر جوش آرزو میں ہمنار
 گام اول میں ابد پائی ازل کا اعتبار
 عزم جنبش سی کرمی طی عرصہ و زینہار
 بزم میں جمشید وقت نعم سام شمسوار
 کیف عشرت میں ہو پیا غفلت خج ابزار
 آگے مرکز پر ہوا اقبال دولت کا قرار
 اوٹہ گیانی اختیار کا جانشلی غبار
 موج آب رفتہ پہ آئی میان جویا
 لی رہا ہی چمکیان تل میں خیال قصا
 ای ہر میں عا و قوت عاہی ہوشیار
 ای خدا جب تک میں آسمان میں قرار
 ای خدا جب تک عروں ہر شے اعتبار
 سطر جگت رباب ساقی و مینا و بار

